

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِكَ يٰوَتَّيْهٖ بِعَسَىٰٓ اَنْ يَّخْشَكَ بَاۤءُ مَا جَعَلْتُمْ

390



فادیا

علامہ نبی

The ALFAZL QADIAN

حضرت حکیم نواز محمد شفیع صاحب المدنی مدظلہ العالی  
محکمہ بازار - لاہور  
Dahore.

قیمت لاہور ۱۰ روپے

قیمت لاہور ۱۰ روپے

نمبر ۱۲۵ مورخہ ۶ جون ۱۹۳۳ء شنبہ مطابق ۱۱ صفر ۱۳۵۲ھ جلد ۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المنہج

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کے محامد کے جامع تھے

(فرمودہ ۶ جون ۱۹۳۰ء)

جب اسیر کیا گیا۔ اور اس کے را کر دینے کا حکم دیا گیا۔ تو اس نے کہا۔ کہ پیچھے  
آپ کا نام مبارک مجھے تمام ناموں سے زیادہ مذہب معلوم ہوتا تھا۔ مگر اب  
تمام ناموں سے زیادہ محمود و پدار معلوم ہوتا ہے۔ اور اس شہر کو میں میں  
آپ رہتے ہیں میں میں عقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا۔ مگر اب یہی محبوب ترین  
نظر آتا ہے۔ یہ کیا بات تھی جس نے اس شخص کو گرویدہ بنایا۔ یہ حضور علیہ السلام کی  
توہم کا اثر تھا۔ تو جب میں میں ایک قوت قدسیہ ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ  
عنہم کے حالات کو دیکھ کر سستہ عقوبت تھے کہ انہوں نے نہ گری و بچی اور نہ ہی  
اور نہ عزت اور نہ آبرو۔ سب دنیوی فخر و ناموس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خاطر خاک میں ملا دیا۔ ہر ایک ذات آپ کی نافرمانی میں۔ اور ہر ایک عزت  
آپ کی اطاعت میں دیکھی۔ یہ عہد مہربانی کی طرح آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی  
محال کہنے کیلئے ذبح ہو گئے۔ کوئی کام کوئی مذہب دنیا سے جو کسی قربانی کی

راہنما کے ماننے کے مختلف طریق ہیں۔ بعض ایسے آشمن ہیں  
جو روئے صادق کے ذریعہ ایمان لاتے ہیں۔ اور بعض دلائل عقلی و نقلی  
کے ذریعہ۔ اور بعض معجزوں اور ماموروں کے اخلاقی فائدہ دیکھ کر۔  
الغرض ایمان لانے کے مختلف طریق ہیں۔ مگر سب کو ایک ہی سنگے سے  
گزارنا بہت ہی مشکل ہے۔ بلکہ ہر ایک فرد بشر کے الگ الگ مذاق کا  
رعایت کفایت دیتی ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان لانے والوں کی  
بھی الگ الگ حالتیں تھیں۔ بعض آپ کے جوہر و سخاوت دیکھ کر ہی ایمان لائے۔ اور  
بعض اور محامد و محاسن مشاہدہ کر کے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
اپنے وجود پاک میں تمام انبیاء علیہم السلام کے محامد کے جامع تھے جس کے سبب  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلائے۔ اس لئے آپ پر ایمان لانے والے بھی  
ہر ایک مختلف طور و طریق کو دیکھ کر آپ کے پیچھے ہوئے۔ چنانچہ ایک بادشاہ تھا کہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ بنصرہ العزیز رحمہ اللہ  
بعد نماز ظہر بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ حرم اول۔ اور سیدہ  
نامہ زوجہ حکیم سلما اللہ تعالیٰ حضرت کے ہمراہ ہیں۔ خدام میں سے شیخ  
یوسف علی صاحب پرائیویٹ سکرٹری اور جناب ڈاکٹر خشت اللہ صاحب  
جی ہرکاب ہیں۔ حضور نے حضرت مولوی مشیر علی صاحب کو مقامی  
جماعت کا امیر مقرر فرمایا۔  
جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب بعض اساتذہ کی سرانجام  
دی کے لئے لاہور گئے ہیں۔  
جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے مناظرہ پر نظارت دعوت و تبلیغ  
کی طرف سے مولوی علی محمد صاحب اجیری اور مولوی محمد سلیم صاحب  
کو روانہ کیا گیا۔







نمبر ۱۲۵ قانون ارا لمان مورخہ ۶ جون ۱۹۳۳ء جلد ۲۰

# ہر مسجد میں ہر مسلمان کو عبادت کا حق ہے

## اسوہ رسول کریمؐ کے خلافت مبایان کا افسوسناک طریق عمل

### مساجد میں عبادت روکنے والے مسلمان

مسلمانوں کی کیا ہی بخت ناک اور قابل افسوس حالت ہے کہ ایک طرف تو وہ رسول کریمؐ سے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بیگناہی کے مصداق بنے ہوئے ہیں کہ مساجد ہم عامرہ و صفا و خرابی من اللہ علیٰ نبیؐ ایک زائد مسلمانوں پر ایسا آئے گا۔ جبکہ ان کی مسجد میں ویران ہو جائیں گی۔ کوئی ان میں منساو پڑھنے والا نہ ہوگا۔ اور دوسری طرف آئے دن ان میں اس قسم کے جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ کہ غلام عقیدہ کے مسلمانوں کو دوسرے عقیدہ کے مسلمانوں کی مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اور جہاں میں فریق کی کثرت ہوتی ہے۔ وہاں دوسرے فریق کو بزور نماز پڑھنے سے روک دیا جاتا ہے۔

### شیعہ شیعوں کا جھگڑا

اسی قسم کا جھگڑا کچھ عرصہ سے ہندوستان میں جاری ہے۔ جہلم کے شیعوں اور شیعہوں میں چلا آ رہا تھا۔ وہاں کی ایک مسجد پر شیعہوں نے قبضہ جاکر یہ اعلان کر رکھا تھا۔ کہ کسی شیعہ کو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اور اس اعلان کی حیر کے ساتھ تھیل کر ائی جاتی تھی۔ کئی بار جھگڑا فساد ہوا۔ امثال پائی ایک نوبت پہنچی۔

### عدالت تک فہمیت

آخر شیعہوں نے سب جج کل عدالت میں درخواست دی کہ انہیں اس مسجد میں نماز پڑھنے کا حق دلایا جائے۔ سب جج نے شیعہوں کا حق تسلیم کرتے ہوئے انہیں شیعہ مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی۔ لیکن جب شیعہوں نے عدالت سیشن میں اس کے خلاف درخواست دی۔ تو سیشن جج نے شیعہوں کا نماز پڑھنے کا حق تو تسلیم کیا۔ لیکن یہ فیصلہ کیا کہ

شیعہ شیعوں کی آپس میں کشیدگی کو مد نظر رکھتے ہوئے شیعہوں کو اس مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

### غیر معقول فیصلہ

ظاہر ہے کہ یہ فیصلہ نہایت کمزور اور معقولیت کے خلاف تھا۔ جب کسی کو ایک بات کا قانوناً نا حق محال ہو۔ تو تعاضاً عدل و انصاف یہ ہے کہ حق نصیب کرنے والے سے اسے حق دلایا جائے۔ نہ یہ کہ اس کی کمزوری اور غاصب کی طاقت کی بنا پر اسے اپنے حق سے محروم کر دیا جائے۔ مگر سشن کورٹ نے اسی قسم کا فیصلہ صادر کیا۔

### ہائی کورٹ پنجاب کا فیصلہ

اس کے خلاف شیعہوں نے ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ جس کی ممانعت ڈوٹرئل بیج مشنل بر آرمیل جیسٹس جے لال۔ اور آرمیل جیسٹس عبدالرشید نے کی۔ اور شیعہوں کی اپیلی منظور کرتے ہوئے فاضل جہان الہی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا۔ کہ ہر مسلمان ہر ایک مسجد میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

### شرم کا مقام

اس میں برحق و انصاف فیصلہ کا بعد نہ صرف پڑھاؤ کے ان لوگوں کو جو دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کو خدا کے گھر میں خدا کی عبادت کرنے سے روکتے تھے۔ جرات نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ اس بھی انہیں روکیں۔ بلکہ دوسرے مقامات پر جہاں اہل تشیعہ کی روکاؤ میں پید اکی جاتی ہیں۔ وہاں کے لوگوں کو بھی معلوم ہو گیا کہ ان کا یہ طریق مروجہ قانون کے نزدیک بھی ناجائز ہے۔ اور وہ ایسا کرتے ہوئے جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مگر کس قدر شرم اور ندامت کا مقام ہے کہ مسلمان کہلانے والوں کو اسلام کے

ایک نہایت اہم امر کے متعلق ہائی کورٹ کے ججوں سے فیصلہ کرانا پڑا۔ اور اب اس کی خلافت ورزی کی ان میں جرات نہ ہوگی۔ لیکن بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوہ حسنہ کو انہوں نے بالکل نظر انداز کر دیا۔ اور اس کی کوئی پروا نہ کی۔

### نجران کے عیسائی اور مسجد نبوی

کوئٹہ مسلمان ہے۔ جو یہ نہیں جانتا۔ کہ رسول کریمؐ سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کے اس وفد کو جو آپ کے دھوئے رسالت کے انکار کے لئے آیا۔ اور جسے آپ نے مبارک کی دعوت دی۔ اسے آپ نے نہ صرف مسجد نبوی میں ٹھہرایا اس مسجد میں جس کی شان تمام دنیا کی مساجد سے اعلیٰ و ارفع ہے بلکہ جب ان کی عبادت کا وقت آیا۔ تو آپ نے مسجد میں ہی ان لوگوں کو عبادت کی دعوت دی۔ اور انہوں نے اپنے طریق پر عبادت کی۔

### مسجد میں غیر مسلم بھی عبادت کر سکتا ہے

اس سے یہ بات واضح ہے کہ مسجد میں مسلمان کہلانے والوں کا عبادت کرنا تو الگ۔ غیر مذہب والوں کو بھی ضرورت کے وقت اپنے ملک میں عبادت کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ اور اس کے مسجد کی تقدیس و احترام میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اب جو لوگ مسلمان کہلاتے ہوئے دوسرے مسلمانوں کو اختلاف عقائد کی وجہ سے کسی مسجد میں اسلامی طریق کے مطابق عبادت کرنے سے روکتے ہیں۔ اور اس بارے میں تشدد و سختی کر کے عدالتوں میں مقدمہ بازی تک نوبت پہنچاتے ہیں۔ غور کریں۔ کہ ان کا یہ طریق عمل کہاں تک اسلام کی تعلیم اور رسول کریمؐ سے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق ہے۔

### مسلمانوں اور عیسائیوں کے عقائد میں فرق

مسلمان کہلانے والا کوئی فرقہ دوسرے فرقہ سے عقائد میں خواہ کتنا بھی اختلاف رکھتا ہو۔ اس کے اختلاف کی وہ نوعیت قطعاً نہیں ہو سکتی۔ جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے اختلاف عقائد کی ہے۔ عیسائیوں کے متعلق تو خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وقالوا اتخذ الرحمن ولداً۔ لقد جئتم شيئا اداً بكماء الخلق يتفطون منه ومنشقا الادعس وقول الجبال هذا ان دعوا للرحمن ولداً۔ یعنی وہ کہتے ہیں۔ کہ رحمن نے بیٹا بنالیا۔ یہ نہایت ہی بڑی بات کہتے ہیں۔ اتنی بڑی کہ قریب ہے اس کی دہرے آسمان چھٹ پڑے۔ زمین شق ہو جائے۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔

### آج کل کے مسلمان

یہ عقیدہ کہنے والے اور اس پر ایمان رکھ امرار کرنے والے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقا من تواب



شم قال لئن كن فيكون - لم ديا - فتمت حاجت فيه  
 من بعد ما جازت من العلم - فقل تعالوا نتبع  
 ابناءنا وابنائكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا  
 وانفسكم ثم يتمثل فتجعل لعنت الله على الكاذبين  
 کہ جواب میں اس بارے میں جھگڑا کر دیں ان سے کہو - آؤ ماباہر  
 کرلو - ان کو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مسجد میں بلاتے  
 ہیں - اور انہیں اپنے اسی عقیدہ کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت  
 فرماتے ہیں - لیکن آپ کی امت کھلانے والے - آپ کی اطاعت  
 اور فرمانبرداری کا دم بھرنے والے دوسرے مسلمانوں کو جو انہی کی طرح  
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کہلاتے - اور آپ کی امت  
 میں دین و دنیا کی کامیابی سمجھتے ہیں مسجد کے قریب نہیں پہنچنے دیتے -  
 مسجد میں عبادت الہی کے لئے داخل ہونے والوں کو مارتے پیٹتے ہیں  
 مسجدوں کے دروازوں پر اس قسم کے اعلان لگا دیتے - بلکہ پتھر پکڑدے  
 کر دیتے ہیں کہ ان میں سوائے فلاں فرقہ کے مسلمانوں کے اور  
 کسی کو عبادت کرنے کی اجازت نہیں ہے :-

اس سے سوائے اس کے اور کیا سمجھا جاسکتا ہے کہ ایسے  
 لوگ اسلام کی تعلیم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ  
 سے بالکل بے گانہ ہو چکے ہیں - انہوں نے اپنی نفسانی خواہشات  
 کا نام دین رکھ لیا ہے - اور ان کی خاطر وہ ناجائز سے ناجائز اور  
 اسلام کے مروجہ اخلاق کا آڑ کا پکارتے ہوئے بھی ذرا نہیں شرماتے -

**مسجد نبوی اور ایک بدوی**  
 ایسے لوگ ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر غور کریں کیا انہیں  
 اس سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رحمتہ للعالمین کی امت  
 کہلانے کا حق حاصل ہے جس نے ایک بدوی پر اپنے غلاموں کو  
 اس وقت اظہارِ رحمۃ سے معذرت یا جھجکائی اپنی کم عقلی اور نادانی کے  
 باعث مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا تھا - اللہ اللہ خدا کا وہ رسول  
 جو تمام انبیاء سے بڑھ کر شان و کھتا ہے جسے خدا تعالیٰ کے قریب  
 کا وہ مرتبہ حاصل ہوا - جو نہ پہلے کسی کو ملا - اور نہ آئندہ مل سکے گا  
 وہ تو ایک بدوی کو مسجد میں پیشاب کر دینے پر ڈانٹنے والوں  
 کو بھی منع کرتا ہے - اور اتنی اجازت نہیں دیتا کہ اس حرکتِ نجسہ  
 پر بھی بدوی پر تشبیہ کی سختی کی جائے - لیکن آج اس کی امت کہلانے  
 والوں - اس کی پیروی کا دم بھرنے والوں - اور اپنے آپ کو اس کے  
 عاشق و مخلص کہنے والوں کی یہ حالت ہے - کہ وہ دوسرے مسلمانوں  
 کو مسجد میں عبادت کرنے سے روکتے مارتے اور پیٹتے ہیں - پھر اس پر  
 فخر کرتے ہیں - اس سے بڑھ کر انکی اسلام سے بے گانگی کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے :-

**جماعت احمدیہ کا طریق عمل**  
 اس مسئلہ میں ہم دعوئے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہی اس  
 وقت دنیا میں ایسی جماعت ہے جو اپنی مساجد میں ہر عقیدہ کے لوگوں  
 کو عبادت کرنے کی مکمل اجازت دیتی ہے حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

# ریاست دہلی پراوتہ

## بے چینی اور شورش کی وجہ

ریاست بہاول پور ایک شاہ نواز مسلمان ریاست ہے اور  
 اسکی سابقہ روایات نہایت اعلیٰ ہیں - لیکن انہوں کے ساتھ  
 کہنا پڑتا ہے - کچھ عرصہ سے اس کے انتظامات میں بعض ایسے افراد  
 کو جن میں عامل جو چکا ہے جو جہاں اس کے کہ ریاست کی مالی حالت  
 کو مضبوط بنانے کی کوشش کریں - جس کے لئے کئی ایک ذرائع  
 اختیار کرنے کے بہت عمدہ مواقع ہیں - اور رعایا میں اطمینان اور  
 خوشحالی پیدا کر کے دہلی ریاست کے متعلق اخلاص و عقیدت  
 کے جذبات کو بڑھائیں - کوئی نہ کوئی ایسا فتنہ مکرار کرتے ہیں -  
 جس کی وجہ سے ریاست میں شورش اور بے چینی پیدا ہوتی  
 رہے - چنانچہ کچھ عرصہ سے ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں جن  
 کے باعث اندرون اور بیرون ریاست کے ہندو شورش مچانے پر  
 مجبور ہو رہے ہیں - اور اگرچہ ریاست کے ہندو دہلی ریاست  
 کے متعلق مخلصانہ جذبات کا اظہار کر رہے ہیں - اور ان کے  
 سبب حد درجہ ہیں - لیکن بعض اعلیٰ انتظامی افسروں کے خلاف  
 سخت شکایات پیش کر رہے ہیں - ان حالات میں خطرہ پیدا ہو  
 گیا ہے کہ بیرون ریاست کے ہندو ریاست کو نقصان پہنچانے  
 کی ہر ممکن کوشش کرنے سے باز نہ رہیں گے - چنانچہ ہندوؤں کے  
 سرکردہ میڈر اس کے لئے سر توڑ جدوجہد کر رہے ہیں :-

## ہندوؤں کی ایک بہت بڑی شکایت

دیگر باتوں سے قطع نظر کرتے ہوئے جو ہندوؤں کے نزدیک  
 وہ شکایت ہے - ایک نہایت ہی قابلِ اعتراض بات یہ ہے کہ  
 ریاست کے وزیر اعظم نے ساری ریاست کے لئے دیاسلانی نو  
 مٹی کے تیل کی درآمد اور فروخت کا ٹھیکہ ایک سندھی فزم کو بلاشرکت  
 غیر سے دے دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام ریاست میں اس فزم  
 کے سوائے کوئی دیاسلانی اور مٹی کا تیل منگاسکتا ہے - اور نہ فروخت  
 کر سکتا ہے - سب لوگوں کے لئے اس فزم سے ہی یہ اشیاء خریدنی  
 لازم ہیں - ایسی صورت میں وہ جس قدر چاہے گی - اگر انہیں نہ فروخت  
 کرگی - اور جس طرح چاہیگی - ریاست کے لوگوں کو لوٹنے کی :-

## ہندوؤں کی تائید

یہ طریق عمل نہ صرف رعایا کے لئے سخت نقصان رسا ہے  
 بلکہ خود ریاست کے لئے بھی نفع بخش نہیں ہے - اس لئے ہم اپنا  
 فرض سمجھتے ہیں کہ اس کے خلاف ہندوؤں نے جو آواز اٹھائی  
 ہے - اس کی پوری طرح تائید کریں - اگر آج دیاسلانی - اور  
 مٹی کے تیل کے اس ٹھیکہ کو برداشت کر لیا گیا - تو آئندہ دیگر

ضروریات زندگی کے متعلق بھی ایسا ہی کیا جائے گا - اور اس  
 طرح نہ صرف ریاست کی تجارت کو تباہ کر دیا جائے گا - بلکہ ریاست  
 رعایا کے لئے زندگی بسر کرنا ناممکن بنا دیا جائے گا -

## مسلمانوں کا نقصان

پھر اس وجہ سے ہندو تاجروں کو ہی نقصان نہیں پہنچتا -  
 بلکہ مسلمانوں میں سے جو لوگ مقبوضی بہت تجارت کرتے ہیں - ان  
 کا بھی نقصان ہے - بلکہ ہندوؤں سے زیادہ ہے - وہ یہ کہ ہندو ایک  
 مالدار قوم ہے - اس کے ہاتھ میں بڑی بڑی تجارتیں ہیں - اور  
 اگر کسی ایک پہلو سے تجارت میں روکا دیا جائے - تو اس کے  
 لئے اور بیسیوں راستے کھلے ہیں - لیکن مسلمان بے چارے جو کچھ  
 عام طور پر کافی سرمایہ نہیں رکھتے - اس لئے اگر تجارت کی طرح متوجہ  
 ہوتے ہیں - تو چھوٹی چھوٹی چیزیں فروخت کر کے اپنا اور اپنے بیل  
 بچوں کا پیٹ پالتے ہیں - اور چھوٹی چیزوں میں مٹی کا تیل اور دیاسلانی  
 کو عامل قیمت حاصل ہے - کیونکہ چھوٹی سے چھوٹی اور غریب غریب  
 بستی میں بھی فروخت ہوتی ہیں - اور ہر گھر میں ان کی ضرورت ہوتی ہے  
 پس چونکہ ان کا اجارہ کسی فزم کو دے دینے میں نہ صرف ہندو تاجروں  
 کا نقصان ہے - بلکہ مسلمان تجارت پیشہ کا زیادہ نقصان ہے - اس  
 ضرورت ہے کہ اس کے خلاف پُر زور آواز اٹھائی جائے - اور ریاست  
 پر دباؤ کر دیا جائے کہ وہ اس طریق کو ہرگز جاری نہ رہنے دے :-

## ریاست کے دوست نہادین

ہندو قوم چونکہ مول تجارت سماجی طرح واقف ہے - اس لئے ریاست  
 ہندوؤں سے اس ٹھیکہ کے خلاف پُر زور آواز اٹھائی ہے - اور حکم  
 اس میں ریاست بہاولپور اور اسکی مسلمان ریاست کی بھی بہتری ہے  
 ہیں - اس لئے ہمیں اس بارے میں ہندوؤں کے ساتھ پوری ہمدردی  
 اس کا یہ مطلب نہیں - کہ ہم ریاست کے خلاف ہیں - ہمارے نزدیک  
 اسکی ذمہ داری ریاست پر نہیں - بلکہ بعض ان افراد ہیں جو ریاست کو  
 دوستی کے پردے میں سخت نقصان پہنچا رہے ہیں - اور جن کی کوشش یہ ہے  
 کہ ریاست کسی نہ کسی الجھن میں پھنسی ہے تاکہ وہ اپنی خدمات کی فروخت  
 ظاہر کرتے رہیں :-

## بعض ہندو اخبارات کے خلاف پروٹ

اس موقع پر ہم یہ کہنے سے بھی باز نہیں ہو سکتے کہ بعض ہندو  
 اخبارات ان شکایات کی بنا پر جو ہندوؤں کے پیش نظر ہیں - ریاست  
 کے خلاف نہایت نازیبا اور غیر معقول طریق سے لکھتے پھرتے ہیں -  
 حالانکہ ان شکایات میں اعلیٰ بہاول پور کا کوئی وحشل نہیں - بلکہ سب  
 کچھ بعض انتظامی افراد کا کیا کر لیا ہے - جہاں تک ہمیں معلوم ہے - تو یہ  
 صاحب بہاولپور اپنی رعایا کے سود و بہبود کا خاص خیال رکھنے والے  
 حکمران ہیں - اور اختلاف نہ مذہب کی وجہ سے رعایا کے کسی حصہ کو  
 مبتلائے مشکلات و مصائب کرنا آئین حکمرانی کے خلاف سمجھتے ہیں - پھر  
 قطعاً جائز نہیں کہ ہندو اخبارات ریاست بہاولپور کے متعلق ہندو مسلم

ریاست بہاولپور کی حکومت بہت زیادہ نازیبا اور غیر معقول طریق سے لکھتے پھرتے ہیں - اس لئے ہمیں اس کے خلاف پروٹ لگانا پڑتا ہے -



# مظاہر حق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

392

۲۴ مئی ۱۹۳۳ء بعد از عصر

حضرت مسیح موعود کا یوم وصال

مولوی محمد الدین صاحب پیشتر نے عرض کیا کہ ۲۴ مئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوم وصال ہے۔ اس دن آپ کی یاد تازہ کرنے کے لئے احمدی جماعتیں جلسے کیا کریں۔ حضور نے فرمایا۔ اس طرح روم بھی جاتی ہیں۔ اور اس مسئلہ حقیقت پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ لوگ ایک رسم بنا لیتے ہیں۔ اور اصل بات تک ان کی نظر نہیں پہنچتی۔ بات یاد تازہ کرنا۔ سوجھ بوجھ سے سچی محبت ہو۔ اس کا نام سلفت۔ یا زبان پر آتے ہی اس کا دل رقت سے سیر جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو کوئی دن منانے کی کیا ضرورت ہے۔ ایک بچہ مومن کا دل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سننے ہی کی طرح محبت سے بھر جاتا ہے لیکن جنہوں نے یاد گاریں قائم کیں۔ ان کی یاد گاریں محض رسوم بن کر رہ گئیں۔ دن سقر کر کے یاد تازہ کرنا تو ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ انہی حکاکر کوئی سرود حاصل کرنا چاہتے۔ اسے سچی محبت نہیں کہا جاسکتا۔ سچی محبت کا تو وہ نمونہ ہے۔ جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دکھایا۔ آپ ایک دفعہ میدانے کی روٹی کھا رہی تھیں۔ اور ساتھ ساتھ روٹی بھی جاتی تھیں۔ کسی نے کہا۔ اس وقت رونے کی کیا وجہ تو انہوں نے فرمایا۔ مجھے میدانے کی روٹی دیکھ کر وہ وقت یاد آ گیا ہے۔ جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روٹی چھلک رہی جاتی تھی۔ اس وقت غلہ پیسنے کی چکی وغیرہ نہ ہوتی تھی۔ یوں ہی کوٹ کاٹ کر روٹی پکائی جاتی تھی۔ اب جو وقت میں میدانے کی روٹی کھا رہی ہوں مجھے وہ وقت یاد آ کر دو لڑا ہے۔ کہ ایسی روٹی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیوں نہ کھلائی جاسکے۔ پس اگر سچا اخلاص اور سچی محبت دل میں ہو۔ تو انسان ہر وقت یاد کرتا ہے۔ اور جو وقت اپنے محبوب کا ذکر سنتا ہے۔ اس کا قلب محبت سے بھر جاتا ہے۔

عرض کیا گیا۔ ساری طبائع ایک جیسی نہیں ہوتیں۔ اگرست اور دودھ فراوانی طبائع کے لئے ایسی یادگار منائی جاسے۔ جنہیں بحیثیت ذکر کیا جاسے۔ تو کیا حرج ہے فرمایا۔ اہل درجہ کی طبائع کو چھوٹے درجہ کی طبائع کے لئے کیوں قربان کیا جائے۔ ایسی طبائع کو سچی محبت پیدا کرنی چاہئے

اور سچی محبت سال میں ایک آدھ دفعہ یاد گار منانے سے پیدا نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کے لئے مجاہدہ اور کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔

صاحب کرام اور رسول کریم کا مقبرہ

مولوی معراج الدین صاحب نے عرض کیا۔ کیا صاحب کرام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقبرہ پر جایا کرتے تھے فرمایا۔ اس کے متعلق کوئی خاص حوالہ تو مجھے یاد نہیں البتہ یہ ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود قبروں پر جاتے تھے۔ اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان میں جاتے تھے۔ تو صحابہ بھی آپ کے مقبرہ پر جاتے ہوں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے۔ کہ ایک دن آپ کی باری میرے اہل متی۔ رات کو اٹھ کر جو میں نے آپ کو دیکھا۔ تو نہ پایا۔ اس پر میں نے تلاش کی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آپ قبرستان میں تشریف لے گئے تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ آپ کو کوئی شخص صلیبی جو فوت ہو چکا ہو گا۔ یاد آیا ہو گا۔ اور آپ قبرستان میں تشریف لے گئے۔ تو قبرستان میں جلا۔ اور دعا کرنا سنون طریق ہے

بہشتی مقبرہ کی غرض

ایسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کی دی کی ماتحت مقبرہ بہشتی قائم کر کے اس کی غرض یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل یا ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور ان کے کارنامے دیکھ کر جو خدا کے لئے انہوں نے دی کا کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔

در سالہ الوصیت ص ۱۲ ان الفاظ میں یہ مفہوم قرار دیا گیا کہ نہ صرف موجودہ لوگ بلکہ آئندہ کی نسلیں ہمیشہ بہشتی مقبرہ میں جائیں۔ اور وہاں کامل ایمان لوگوں کو ایک جگہ دفن شدہ دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور جو لوگ مقبرہ بہشتی میں جائیں گے۔ وہ دفن شدہ لوگوں کے لئے دعائیں بھی کریں گے۔ اور انا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اب تک خدا تعالیٰ کی ان پرعزمتیں ہوں گی۔

مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے والوں کو خاص نعام ہر انسان چاہتا ہے۔

کہ جب وہ قربانی کرے۔ تو اسے کوئی ثنوس انعام سے محروم نہیں ہو سکتا ہے۔ ایسا وقت آنے کے لوگ اتنی کثرت سے مقبرہ بہشتی میں جانے لگیں۔ کہ ان کے لئے بارہاں سقر کرنی پڑیں اور قمرے ڈالے جائیں۔ کہ فلاں وقت فلاں جماعت جہانے۔ اور فلاں وقت فلاں۔ یہ وہ نقد انعام ہے۔ جو خدا کی راہ میں قربانی کرنے والوں کے لئے رکھا گیا ہے۔ اور یہ بہت بڑا انعام ہے۔ اس کے مقابلہ میں جو قربانی کی جاتی ہے۔ وہ بالکل وسیع ہے بعض لوگ اپنی ساری کی ساری جائدادیں اور بہت بڑی بڑی جائدادیں اس لئے وقف کر جاتے ہیں۔ کہ ان کے لئے قرآن پڑھنے والے اور دعائیں کرنے والے مقرر کئے جائیں۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد ایسی جائدادوں کے متولی سب کچھ خود کھا جاتے ہیں۔ پھر توبہ کے لئے کہ دعائیں کرنے والوں کی دعائیں بسم قسم کی ہو سکتی ہیں۔ وہ ظاہر ہے۔ مگر مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے والوں کے لئے اخصاص سے دعائیں کی جاتی ہیں۔

خدا اس انعام کے متعلق قیاس تو کرے۔ ایک شخص فوت ہو کر مقبرہ بہشتی میں دفن ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی توبہ کی پرتیا فرما کر جاتا ہے۔ کہ اس کی اولاد اور اولاد کو اس کا پتہ نہیں رہتا۔ اور اسے کہیں سمجھنے سے بھی وہ یاد نہیں آتا۔ لیکن اس کی قبر پر ایک اجنبی کھڑا دعا کر رہا ہے۔ کہ اہی اسے سات کر دے۔ اور اس کے درجات بلند کر دے۔ اور دعا کا یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس انعام کی کوئی حد ہے۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دین کے لئے قربانی کرنے والوں کو یہ ثنوس اور نہایت ہی عظیم الشان انعام دیا ہے۔ مگر انہوں نے کہ بہت لوگوں نے مقبرہ بہشتی کی حقیقت کو ابھی تک سمجھا نہیں۔ اور اس انعام کے حصول کے لئے کوشش نہیں کی۔

مقبرہ بہشتی اور غیر مبایعین

مولوی معراج الدین صاحب نے عرض کیا۔ غیر مبایعین مقبرہ بہشتی کی بہت تعقیر کرتے رہے ہیں۔ فرمایا۔ ان کو مرث یہ نظر آتا ہے۔ کہ مقبرہ بہشتی نام ہے۔ اس چیز کا کہ چار پائی کے برابر جگہ دی۔ اور اتنا ادب پیرے لیا۔ انہیں وہ دعائیں نظر نہیں آتیں۔ جنکی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت مقبرہ بہشتی کی بنیاد رکھی۔ مقبرہ بہشتی کی طرف جب ایک احمدی غنوم کے ساتھ روانہ ہوا ہے۔ تو دھڑ دھڑ قدم اٹھاتا ہے۔ اور اس کے دل میں دفن ہونے والوں



کے متعلق درود اور وقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور آج جو اس عقیدہ اور اخلاص کے ساتھ مقبرہ بستی میں جاسے دالے سینکڑوں کی تعداد میں ہیں پھر ہزاروں اور لاکھوں ہو جائیں گے۔ جو دعائیں کریں گے۔ اتنے عرصہ کے فوت شدہ دوسرے لوگوں کی قبروں کا نام و نشان بھی نہ ملے گا۔ جیسا کہ اب عام قبریں تو الگ رہیں۔ وہ مرنے والے جنہوں نے لاکھوں کروڑوں مدینہ کے وقت اس لئے کئے تھے۔ کہ ان کی قبریں قائم رہیں۔ ان کے لئے دعا ہوتی رہے۔ جیسا کہ مصر وغیرہ میں کیا جاتا تھا ان کے نشان بھی نہیں ملتے۔ اس کے مقابلہ میں یہاں قد نکلنے کی راہ میں زیادہ سے زیادہ چند سو روپے دینے والا متعلق اور محرمات سے پرہیز کرنے والا سچا اور صاف مسلمان جب مقبرہ بستی میں دفن ہوتا ہے۔ تو یہ تو ہو سکتا ہے کہ اس کی اولاد در اولاد موجود ہو۔ اور اسے وہ یاد بھی نہ ہو۔ مگر اس کے لئے ہزاروں اجنبی کھڑے دعائیں کر رہے ہوں گے۔

**قبر پر قرآن پڑھنا** عرض کیا گیا۔ کیا قبروں پر قرآن پڑھنا بڑھ کے لئے موجب ثواب ہے۔ فرمایا قرآن پڑھنے کا ثواب تو اسی کو ہو سکتا ہے جو خود پڑھے۔ ہاں اگر مسدود خیرات دی جائے۔ یا انسان قرآن و سرور کو پڑھائے اور اس کا ثواب مردہ کو پہنچائے۔ تو یہ بھی سچ سچ ہے۔

**حضرت مسیح موعودؑ** عرض کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے اہل و عیال والسلام نے الوصیت میں جو یہ لکھا کہ میری نسبت میرا اہل و عیال کی نسبت بڑھ کر لکھا ہے۔ اس اہل و عیال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے اور پوتیاں ہی شامل ہیں۔

فرمایا۔ میں نے تو یہ فرماتے دیا ہوا ہے۔ کہ اہل و عیال سے مراد صرف لڑکے لڑکیاں اور بیوی ہیں۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کی بیویاں اور آگے اولاد کو شامل نہیں کرتا۔ میں نے اپنی بیویوں سے وصیت کرانی ہوئی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کے متعلق میں میں کہتا ہوں۔ یہ اقام کے طور پر ہے۔ ان کے لئے وصیت کرنا تو ناجائز اور گناہ ہے لیکن انہیں جس قدر قربانی وصیت کرنے کی طاقت میں کرنی پڑے اس سے بھی زیادہ قربانی خدا تعالیٰ کے انعام کے شکر میں دوسرے دناب میں کرنی چاہیے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ تہجد میں کھڑے کھڑے جب آپ کے پاؤں متورم ہو گئے۔ تو میں نے پوچھا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے تو اگلے پچھلے ذنب بخش دیئے ہیں۔ کیا اب بھی آپ کو عبادت کرنے کی ضرورت ہے۔ تو آپ نے فرمایا افلا اکون عبداً مشکوراً کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ یعنی اب میں شکر گزار

کے رنگ میں عبادت کرتا ہوں۔

## ۲۹ مئی ۱۹۳۳ء بعد نماز عصر

**رسول کریم چاند ہی ہیں** ڈاکٹر منظور احمد صاحب سلاواں نے عرض کیا۔ جب حضرت مسیح موعودؑ

کے متعلق حدیث یثقیل معنی غنی قبیری کے بارے میں غیر احمدیوں سے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو کشف دیکھا۔ کہ تین چاند ان کے حجرے میں گرے۔ اور ان کے حجرے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تین مزار بننے کی وجہ سے یہ کشف پورا ہو گیا۔ اور کسی اور مزار کی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق حدیث یثقیل معنی غنی قبیری کا یہ مطلب نہیں کہ وہ بھی وہاں دفن ہوں گے تو وہ کہتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا نے چاند نہیں بلکہ سورج قرار دیا ہے۔ اور آپ کے اس حجرے میں دفن ہونے کی وجہ سے تین چاندوں والا کشف پورا نہیں ہوا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود تیسرے چاند ہیں۔ جب وہ دفن ہوں گے۔ تب کشف پورا ہو گا۔

فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورج قرار دینے ہوئے اس بات کی نفی نہیں کی گئی کہ آپ چاند نہیں۔ جب چاند سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورج ہوتے۔ تو آپ چاند بھی یقیناً تھے۔

پھر حضرت صفیہ جو یہود میں سے تھیں۔ جب فتح خیبر کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد میں آئیں۔ اور آپ نے ان کے چہرہ پر نشان دیکھ کر فرمایا۔ یہ ایسا نشان ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ میں نے ایک دویا دیکھا تھا کہ چاند میری گود میں بگڑا ہے۔ میں نے جب یہ دویا اپنے باپ سے بیان کیا۔ تو اس نے مجھے متحیر مارا۔ جس کا یہ نشان ہے۔ اور کہا کیا تو میرے بادشاہ سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح ہونے پر ان کا یہ خواب پورا ہوا۔

یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاند ہونے کی آئی شہادت ہے۔ جو خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش ہوئی۔ اور کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا پھر شعراء عرب نے کثرت سے اپنے اشعار میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاند قرار دیا ہے۔

**حضرت مسیح موعودؑ کی تشریح** مولوی فخر الدین صاحب شیرازی نے عرض کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ آسمان سے کئی

تخت اترے۔ پر تیرا تخت سب سے اوپر بچایا گیا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ امت محمدیہ کے لئے کئی تخت اترے جن میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تخت سب سے اوپر ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے نشانی کرنا پڑے گا۔ کیونکہ آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔ کل برکت من محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ فقبا رک من علم و فضلہ کہ تمام برکتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں۔ اور آپ ہی کے ذریعہ مل سکتی ہیں۔ اسی طرح کے اور بھی کئی الہام ہیں۔ ان کو ملاحظہ رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کا یہی مطلب ہو گا۔ کہ تخت مجددیت وغیرہ دعائی مدارج کے جتنے تخت امت محمدیہ میں اترے۔ ان سب سے اوپر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تخت ہے۔ یعنی آپ کا درجہ ان سب سے بلند ہے۔

اور اگر یہ جتنے لئے جائیں۔ کہ فل محدث کا تخت۔ اور اس صورت میں تمام سابقہ انبیاء بھی شامل کر لئے جائیں۔ تو بھی کوئی حرج نہیں۔ میرا یہی عقیدہ ہے۔ اور میں مٹی وہ البعیرت اس پر قائم ہوں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ باقی تمام انبیاء سے افضل ہیں۔

**شرعی نبی پر غیر شرعی نبی کی فضیلت** مولوی فخر الدین صاحب کیا صاحب شریعت نبی کو غیر شرعی نبی پر فضیلت نہیں ہوتی۔ صاحب شریعت نبی تو مسلم ہوتا۔

فرمایا۔ اگر صاحب شریعت نبی غیر شرعی نبی کا معلم ہو۔ تو اسے اس پر فضیلت حاصل ہوگی۔ ورنہ ایک غیر شرعی نبی صاحب شریعت نبی سے بڑھ سکتا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ پہلے سب انبیاء ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضان حاصل کر رہے تھے۔ اور ہر اپنے تعلق فرماتے ہیں۔ ہذا میں صبح کمالیت محمدیہ کا روز ہوں۔ جو آخری زمانہ کے لئے سفار تھا۔ تو صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ آپ کا درجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا باقی تمام انبیاء سے بلند ہے۔

**رسول کریم سے تمام نبیوں نے کس طرح فیضان حاصل کیا** عرض کیا گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء نے کس طرح اپنے فیضان حاصل کیا۔

فرمایا۔ دراصل انسانی فکر زمانہ پر ہوتی ہے۔ اس لئے یہ بات مشکل معلوم ہوتی ہے کہ پہلے انبیاء نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس طرح فیضان حاصل کیا۔ جو ان سے بعد کے زمانہ میں صیحت ہونے۔ مگر تمام انبیاء کا ایک اثر ہے۔ کہ یہ صورت سمجھ لو کہ چنانچہ (۱) اول دائرہ ہے۔ اس کے



مقام اہل بیت پر چڑھ کر ہو۔ اس کے لئے جہات باطل ہیں۔ وہ دائرہ پر چلنے والی چیز کے تعلق نہ یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ ہی آتی نہیں۔ نہ یہ کہ وہ آگئی۔ اور نہ یہ کہ وہ گزری گئی۔ کیونکہ اس کے لئے یہ سب کچھ برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے بھی زمانہ کا فرق کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اس کے علم میں حضرت آدمؑ حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی وقت میں تھے۔ اور سب انبیاء رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیضان حاصل کر رہے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کئے نزدیک ایک ہی وقت تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ سے لمانات انسانی کامرکزی نقطہ قرار دیا۔ اور وہ تمام مدارج جو انسان حاصل کر سکتا ہے۔ وہ انچو عطار کے آگے ہر ایک نبی عینی جتنی آسمان رکھتا تھا۔ اور اس کے زمانہ کے لحاظ سے جس قسم کی صفات کی ضرورت تھی۔ وہ اسے دی گئیں۔ گویا تمام انبیاء کو فزوا فردا جو چاہا گیا۔ وہ مجموعی طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جان تھا۔ اور اسی کا پرتو تھا۔ جو دوسرے انبیاء کو حاصل ہوا احادیث میں یہ جو آتا ہے۔ کہ آدمؑ میں ہی اربانی میں تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دور موجود تھا۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے کے نزدیک مقصود عالم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات تھی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے تمام انبیاء کے دائرہ کامرکزی نقطہ اور اپنے نور کی شمع آپ کو قرار دیا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ارادہ انہی میں جس تکمیل کو پہنچی ہوئی تھی۔ اس سے سب انبیاء فیض حاصل کر رہے تھے۔ اس کی تشریح یوں کی جاسکتی ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو بنایا۔ تو اس کے لئے ترقی کی ایک حد رکھی۔ اور اس کے لئے یہ قرار دیا۔ کہ اس حد تک وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات اور خوبیوں کا نونہ اختیار کر سکتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے انبیاء کے متعلق کیا گیا۔ اور اس کے لئے ضروری نہیں تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے سامنے ہوتے۔

### ۳۔ مہی بعد نماز عصر

عورت کو طلاق ایک گشتہ کے سلسلہ میں فرمایا ہمارے نزدیک شریعت کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہہ دے۔ کہ میں تیرے پاس نہیں آؤں گا۔ یعنی میاں بیوی کے تعلقات منقطع کر دے (تو بارہ ماہ کے بعد اور زبان سے نہ کہے۔ مگر سبک ایسا کرے۔ تو ایک سال کے بعد۔ اور مفتوحہ انچر ہو۔ تو تین سال کے بعد عورت پر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اور شرعی طور پر وہ دوسری جگہ نکاح کرنے کا حق رکھتی ہے۔

## برخ کنٹرول کا جائز و ناجائز پہلو

برخ کنٹرول کے ذکر پر فرمایا میرے نزدیک خشیۃ اطلاق کی وجہ سے تو برخ کنٹرول ناجائز ہے۔ لیکن بچہ یا عورت کی صحت کے خطرہ کو مد نظر رکھتے ہوئے جائز ہے۔ یعنی اگر بچہ کے متعلق خطرہ ہو۔ کہ داعی یا جسمانی لحاظ سے ناکارہ پیدا ہوگا۔ یا عورت کی صحت اس قدر کمزور ہو۔ کہ بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے اس کی جان کا خطرہ ہو تو برخ کنٹرول کا طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ مگر عام طور پر برخ کنٹرول کے حامی سب سے بڑی وجہ خشیۃ اطلاق ہی پیش کرتے ہیں۔ **خدا تعالیٰ پر بدظنی** دراصل انسانی دماغ کی پوری قابلیت وہ نہیں ہوتی۔ جو معمولی ممانعت میں ہر ہوتی ہے۔ بلکہ وہ ہوتی ہے۔ جو کبھی ادک اور مشکل کے مقابلہ میں ظاہر ہوتی ہے۔ برخ کنٹرول کے حامیوں کو یہ بات مد نظر نہیں ہوتی وہ کہتے ہیں۔ جب دنیا کی آبادی بہت بڑھ جائے گی۔ تو پھر اس کی خوراک کے متعلق کیا ہوگا۔ حالانکہ جب ایسا ہوگا۔ تو خدا تعالیٰ اس کے لئے سامان بھی پیدا کر دے گا۔ اور انسانی دماغ کی ایسی حالت میں وہ قابلیت ظاہر کر دے گا۔ جو اس مشکل کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہوگی۔ وہ یہ اربعہ لکاتے ہیں۔ کہ آئی زمین ہے۔ جو اتنے آدمیوں کے لئے خوراک پیدا کر سکتی ہے جب آبادی اس اندازہ سے بڑھ گئی۔ تو پھر اس کے لئے خوراک نہیں حاصل ہو سکے گی۔ اور سب لوگ مشکلات میں پڑ جائیں گے اس لئے بہتر ہے۔ کہ آبادی کو ایک خاص اندازہ سے زیادہ بڑھنے دیا جائے۔ اور یہی اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اولاد کی پیدائش کو روک دیا جائے۔ مگر ہو سکتا ہے۔ کہ جب دنیا کی آبادی موجودہ حالت سے بڑھ جائے۔ تو خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے کہ موجودہ زمین سے ہی موجودہ پیداوار سے زیادہ غلہ اور دوسری ضروریات زندگی پیدا ہونے لگ جائیں۔ زمین میں نشوونما کی چیز کمزوری ہو۔ وہ ہو ان خاص طاقت پیدا کر کے دور کر دی جائے۔ یا کبھی اور طریقہ سے خوراک کی کمی کو پورا کر دیا جائے۔ اصل میں ان لوگوں کی عبوری کی بنیاد خدا تعالیٰ پر بدظنی کی وجہ سے ہے وہ سمجھتے ہیں۔ خدا اتنی مخلوق کی خوراک اور دیگر ضروریات کا انتظام نہیں کر سکے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے اور اسکی قدرتوں کو جاننے والے یہ گمان بھی نہیں کر سکتے۔ **اولاد قوم کی ملکیت ہے** دراصل اولاد ششخص نہیں۔ بلکہ قومی چیز ہے۔ اولاد کا فائدہ ماں باپ کو آنا نہیں حاصل ہوتا۔ جتنا قوم کو ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اولاد کو قومی ملکیت قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے جس نقطہ سے یہ بات اٹھائی ہے۔ وہ تو شک ہے۔ مگر آگے انہوں نے یہ غلط طریق

اختیار کر لیا۔ کہ اولاد کو ماں باپ کی تربیت سے نکال کر اس کا علیحدہ انتظام رکھا۔ اور اس طرح اولاد کو اس ماحول سے علیحدہ کر دیا۔ جس میں ماں باپ پرورش کرتے ہیں۔ ان کا یہ نظریہ تو درست ہے۔ کہ جتنا فائدہ بچہ سے قوم اٹھاتی ہے۔ ماں باپ نہیں اٹھاتے اس لئے بچہ قوم کی ملکیت ہے۔ ہزاروں ماں باپ ایسے ہوتے ہیں۔ جو اولاد سے جو ان ہونے سے قبل ہی فوت ہو جاتے ہیں پھر نوجوان جو کام کرتے ہیں۔ ان کا ماں باپ کی نسبت قوم کو زیادہ فائدہ پہنچتا ہے۔ اس لئے بچوں کے اخراجات کی ذمہ دار قوم ہونی چاہیے۔ لیکن آگے وہ یہ غلطی کرتے ہیں۔ کہ بچہ کو ماں باپ کی تربیت سے علیحدہ کر دیتے ہیں۔ برخ کنٹرول والوں نے اس بات کو مد نظر نہیں رکھا۔ کہ بچہ کی قوم کی ملکیت ہے۔ اس لئے غلطی میں پڑ گئے۔ دراصل بچہ قوم کا بچہ زیادہ ہوتا ہے۔ نسبت ماں باپ کا بچہ ہونے کے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے بچہ کے کھانے پینے کا انتظام قوم کے ذمہ رکھا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہر بچہ کو وظیفہ تھا۔ مگر بچوں کی تربیت اور پرورش ماں باپ کے ہی سپرد ہوتی تھی۔ اس طرح اسلام نے دونوں باتیں رکھیں۔ اور بچہ کی پرورش ماں باپ کے سپرد کی۔ اور اسی طرح امت مسلمہ کے ذمہ رکھے۔ کہ قوم اس سے فائدہ اٹھاتی ہے

**قومی چیز کسی فرد کو** پس جب قوم نے بچہ سے فائدہ اٹھانا منافع نہیں کرنی چاہی ہے۔ اور ماں باپ سے زیادہ اٹھانا چاہتے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس قومی چیز کو ایک فرد منافع کر دے۔ سوائے اس کے کہ ماں باپ کی جان کو خطرہ ہو۔ تاکہ وہ جو قوم کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ وہ اس طرح منافع نہ ہوں۔ اس صورت میں بچہ نہ پیدا ہونے دینا یا یہ کہ بچہ کی صحت یا دماغی حالت نقص ہو۔ اور وہ قوم کے لئے فائدہ رساں نہیں سکے۔ اس کی پیدائش کو روکنا جائز ہے۔ قرآن نے ہر جگہ خشیۃ اطلاق کی وجہ سے اولاد پیدا کرنے سے منع کیا ہے۔ اور اسلام نے ناجائز قرار دیا۔ اور یہ بتایا ہے۔ کہ تمہارا حق نہیں کہ مالی تنگی کی وجہ سے بچہ کو پیدا ہونے سے روکو۔ بچہ قوم کی چیز ہے۔ اگر کسی قوم کے بعض افراد اولاد پیدا کرنے نہ چاہتے ہیں تو وہ قومی جسم کر رہے ہیں۔ کیونکہ دوسری قوم سے جب اس قوم کا مقابلہ آئے گا۔ تو اس کے افراد کم ہوں گے۔ ماں جب بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے ماں کی زندگی کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو۔ تو پھر پیدائش کو روکا جاسکتا ہے۔

### ضروری گزارش

حضرت خلیفہ المسیح اثنی عشری علیہ السلام کے معنویات نوٹ کرتے وقت ہر ممکن احتیاط کی جاتی ہے۔ کہ کوئی غلطی واقع نہ ہو۔ لیکن اگر خدا انھیں ارادہ کرے

ہر ممکن احتیاط کیا جائے۔ مگر خدائے تعالیٰ کی مشیت پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔



## تقرر امراء

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی  
ایده اللہ تعالیٰ العزیز نے حسب ذیل اصحاب کو ۲۸ مئی ۱۹۹۱ء  
کو سہ ماہی سلسلہ ایک امیر مقرر فرمایا ہے  
کریم پور ضلع جالندھر محمد عینی صاحب  
ایبٹ آباد سید محمد حسین شاہ صاحب  
چک شمائی (سرگودھا) مولوی غلام محمد صاحب  
ناٹراٹھ ۲۸ مئی ۱۹۹۱ء

## اپنے گھروں میں درس جاری کرو۔

موسن کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ بھی  
ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کو دینی تعلیم سے اور ان میں بیک شوق  
کرے۔ اس ذمہ داری کی ادائیگی کا ایک عمدہ طریق جس کی  
طرف میں نے ایک دفعہ پہلے بھی احباب کو توجہ دلائی تھی۔ یہاں  
گھر گھروں میں درس کا سلسلہ جاری کیا جائے۔ مگر فوس ہے  
کہ بہت کم احباب نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اب میں اس  
اعلان کے ذریعہ پھر احباب کی توجہ اس طرف مبذول کرانی چاہتا  
ہوں۔ گھر گھروں میں درس کا سلسلہ نہایت مفید اور بارکات ہے  
اور احباب کو اس کی طرف ضرور توجہ کرنی چاہیے۔ درس کے  
لئے دن کوئی مناسب وقت جس میں غائب اور بیوی اور بچے  
آسانی سے جمع ہو سکیں۔ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ حتیٰ الوسع  
قرآن شریف اور حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ  
والسلام تینوں کا درس ہونا چاہیے۔

لیکن اگر کسی مجبوری کی وجہ سے ایسا ہونا مشکل ہو۔ تو  
جو درس آسانی کے ساتھ جاری کیا جائے جاری کر دیا جائے  
اگر گھر کا مرد روزانہ پندرہ پندرہ منٹ ہر درس کے لئے  
دے۔ تو مجموعی طور پر پینتالیس منٹ روزانہ درکار ہونگے  
جو آسانی کے ساتھ نکالے جاسکتے ہیں۔ اس قسم کے درس  
بچوں اور عورتوں کو نہ صرف دینی علم حاصل ہوگا۔ جو ان  
کی روحانی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ دینی شوق میں  
ترقی کرے گا۔ اور گھر میں دینی باتوں کا چرچا رہنے سے ہمارے  
گھر والے کے فاضل اور رحمت کے مآذ بن جائیں گے۔  
میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر احباب گھروں میں اس قسم کے  
درسوں کا سلسلہ جاری کریں گے تو وہ عہد اس کی برکات

محسوس کرنے لگیں گے۔ جو احباب میری اس تحریک پر درس  
جاری فرمائیں۔ وہ بہرہ منی فرما کر مجھے بھی مطلع فرمائیں۔ تاکہ  
میں ان کے سمار دعا کی تحریک کی غرض سے حضرت خلیفۃ المسیح  
الثانی ایده اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر سکوں  
ناظر تعلیم و تربیت قادیان

## تقرر امام الصلوٰۃ

اس سے قبل بھی اعلان کیا گیا ہے۔ اور اب دوبارہ  
اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دیہات میں دینی تعلیم و تربیت کی  
شد ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ دیگر اجتماعوں میں بھی  
تعلیم و تربیت کرنے والے احباب کی ضرورت محسوس ہوتی  
رہتی ہے۔ اس لئے نظارت ہذا کی تجویز ہے۔ کہ دیہاتی جماعتوں  
میں امام الصلوٰۃ ایسے مقرر کئے جائیں۔ جو قادیان سے بھیجے  
جائیں تاکہ وہ امام الصلوٰۃ بھی ہوں۔ اور تعلیم و تربیت کا کام  
بھی سر انجام دیں اور تعمیل چندہ کا کام بھی کریں۔ پس جو  
جماعتیں ایسے آدمیوں کی خواہشمند ہوں۔ اور اخراجات بھی  
برداشت کر سکیں۔ وہ اپنی درخواستیں نظارت ہذا میں  
ارسال فرمائیں۔

فوس ہے کہ ابھی تک احباب نے اس امر کی طرف  
توجہ نہیں فرمائی۔ احباب جلد از جلد اپنی اپنی جماعت کے منتخب  
اطلاعات نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔  
ناظر تعلیم و تربیت قادیان

## مبلغ یو۔ پی۔ کا۔ پی۔ پی۔ پروگرام

مولوی غلام احمد صاحب مبلغ صوبہ یو۔ پی۔ کا۔ پی۔ پی۔ کا  
پروگرام منظور کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق وہ دورہ کریں گے  
مولوی صاحب ہر جماعت میں انشاء اللہ کم از کم دو دن ٹھہریں گے  
اس پروگرام پر انشاء اللہ سختی سے عمل ہوگا۔ اور مبلغ کو کوئی  
اور کام نہ دیا جائے گا۔ چونکہ یہ پروگرام کافی اخراجات چاہتا  
ہے۔ اس لئے جماعتوں کو چاہیے کہ کم از کم مالی امداد کریں  
اگر کوئی مقام یا جماعت پروگرام سے رہ گئی ہو۔ تو اطلاع دی  
جائے تاکہ اسے پروگرام میں شامل کر لیا جائے۔ اور مبلغ  
علاقہ کو دورہ کرنے میں آسانی ہو۔

ہیڈ کوارٹر ملحقہ جماعتیں  
سرگودھا سرگودھا  
کھالپار۔ کیرہ۔ دون۔ دیوبند۔ پاولی  
منفوری وغیرہ

میرٹھ انجمنی مظفرنگر وغیرہ  
علی گڑھ چندوسی  
آگرہ ساندھن۔ میں پوری۔ کربل۔ متھرا۔  
کانپور انار۔ علی پور۔ انار۔ مودھا۔ سکرا۔ راتھ  
جھانسی۔ باندہ۔ فرخ آباد۔ فتح گڑھ  
قائم گنج۔

الہ آباد فتح پور۔ سلون  
نبارس غازی پور۔ بلیا  
لکھنؤ فیض آباد۔ گوندہ۔ بڑا پچ۔ رنجیت پور  
گدگپور  
شاہجہانپور شاہ آباد۔ متھرا۔ اودھ۔ پورہ۔ بیدا  
عبد اللہ نگر۔ میراں پور۔ کلاں۔ بھمر  
پریلی پٹی بھیت۔ نیننی تال۔ بدالین۔ ہلادانی  
مراد آباد رام پور۔ کندلی۔ اردو بہ۔ نجیب آباد  
بجنور۔ ہنٹور۔ (ناظر و تبلیغ قادیان)

## احمدیہ ٹیچنگ کول کھیالیاں متعلق ضروری اعلان

احمدیہ ٹیچنگ کول کھیالیاں ضلع سیالکوٹ نظارت تعلیم  
و تربیت کے ماتحت اپریل سلسلہ سے آچکا ہے۔ احباب  
علاقہ طلباء کی فراہمی میں امداد فرمائیں۔ نیز احباب علاقہ  
بالخصوص اور دیگر جماعت ہائے گوندھراج بالخصوص اس کی  
مالی امداد فرما کر سعادت دارین حاصل کریں۔ کیونکہ سکول  
اس علاقہ کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے قائم کیا گیا  
ماخذ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کو فراہمی چندہ کے لئے  
بھیجا جا رہا ہے۔ احباب ان کے ساتھ پورا تعاون فرمائیں۔  
ذمہ دار احباب علاقہ جن کی طرف سے روپیہ کی ذمہ داری کی  
تحریر ہائے دفتر میں موصول ہو چکی ہے۔ اپنی ذمہ داری کا احکا  
کرتے ہوئے ہر ممکن امداد فرمائیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

## فروخت اراضی

صدر انجن احمدیہ قادیان کی اراضی شہر کی پرانی آبادی  
سے جانب شمال و مغرب شہر سے بالکل قریب اندازاً پانچ  
چھ کنال واقع ہے۔ جس میں سے کچھ تو احمدیہ سکور کے  
جنوب میں ۵۰ فٹ اور ۲۰ فٹ کے راستوں پر ہے۔ اور  
کچھ پرانے اڈے فائدہ کے ساتھ ملحق ہے۔ جو اچھی چوری سکور  
پر ہے۔ جہاں عمدہ دکاناں بھی بن سکتی ہیں۔ اور مکانات بھی  
جس اصحاب کو ضرورت ہو وہ ناظم جائداد صدر انجن احمدیہ قادیان



# فہرست نویسندگان ۱۹۳۳ء

394

۸۹۵	کرم بی بی صاحبہ ضلع سرگودھا	۹۰۲	اللہ جوائی صاحبہ ضلع گجرات	۹۰۳	محمد بی بی صاحبہ ضلع لائل پور
۸۹۶	بھانگن صاحبہ سیالکوٹ	۹۰۵	سلیمہ بیگم صاحبہ شیخوپورہ	۹۰۴	زینب بی بی صاحبہ قادیان
۸۹۷	گلاب بی بی صاحبہ گورداسپور	۹۰۶	فاطمہ بی بی صاحبہ	۹۰۵	سعیدہ بیگم صاحبہ
۸۹۸	رحمت بی بی صاحبہ لائل پور	۹۰۷	راج بی بی صاحبہ گجرات	۹۰۶	سراج بی بی صاحبہ
۸۹۹	امتہ اللہ صاحبہ سیالکوٹ	۹۰۸	سردار صاحبہ گورداسپور	۹۰۷	بشری بیگم صاحبہ
۹۰۰	جنت صاحبہ گجرات	۹۰۹	رشیدہ صاحبہ	۹۰۸	سمات بی بی صاحبہ ضلع گجرات
۹۰۱	سید بیگم صاحبہ	۹۱۰	علیہ صاحبہ	۹۰۹	راج بی بی صاحبہ
۹۰۲	بنت نور اللہ صاحبہ	۹۱۱	مہراں بی بی صاحبہ	۹۱۰	رشیدہ بی بی صاحبہ نئی دہلی
۹۰۳	فضل بی بی صاحبہ	۹۱۲	محمد علی خان صاحبہ لائل پور	۹۱۱	مشرقت بی بی صاحبہ ضلع جہلم
۹۰۴	حسین بی بی صاحبہ سرگودھا	۹۱۳	حسن بی بی صاحبہ ضلع فیروزپور	۹۱۲	فضل بی بی صاحبہ گورداسپور
۹۰۵	رحمت بی بی صاحبہ گورداسپور	۹۱۴	فتح بی بی صاحبہ	۹۱۳	زینب بی بی صاحبہ
۹۰۶	نعت بی بی صاحبہ ہوشیارپور	۹۱۵	فدیجہ بی بی صاحبہ شاہ پور	۹۱۴	حمیدہ بی بی صاحبہ گوجرانوالہ
۹۰۷	رحمت بی بی صاحبہ گجرات	۹۱۶	فتح بی بی صاحبہ	۹۱۵	رحمت بی بی صاحبہ
۹۰۸	بسم اللہ صاحبہ ریاست بھجہ	۹۱۷	حیات بی بی صاحبہ شیخوپورہ	۹۱۶	بھاگ بھری صاحبہ جہلم
۹۰۹	خورشید بیگم صاحبہ گوجرانوالہ	۹۱۸	حسین بی بی صاحبہ سکہ سیالکوٹ	۹۱۷	حمیدہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۹۱۰	عنایت بی بی صاحبہ تحصیل قادیان	۹۱۹	امیہ احمدیہ صاحبہ	۹۱۸	رحیم بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۹۱۱	خلیق بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور	۹۲۰	رحمت بی بی صاحبہ	۹۱۹	سرور بی بی صاحبہ میرپور
۹۱۲	فتح بی بی صاحبہ	۹۲۱	ایمنہ بی بی صاحبہ	۹۲۰	غلام بی بی صاحبہ جہلم
۹۱۳	جنت بی بی صاحبہ لائل پور	۹۲۲	فاطمہ بی بی صاحبہ احمد آباد تحصیل قادیان	۹۲۱	غلام زہرہ صاحبہ لاہور
۹۱۴	عائشہ بی بی صاحبہ گجرات	۹۲۳	جنت بی بی صاحبہ ضلع ہوشیارپور	۹۲۲	عائشہ صاحبہ لاہور
۹۱۵	مہر بی بی صاحبہ گورداسپور	۹۲۴	فاطمہ بی بی صاحبہ تحصیل قادیان	۹۲۳	عالم بی بی صاحبہ
۹۱۶	نعت بی بی صاحبہ	۹۲۵	عالم بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور	۹۲۴	حسین بی بی صاحبہ گوجرانوالہ
۹۱۷	محمد بی بی صاحبہ	۹۲۶	سرور صاحبہ گجرات	۹۲۵	فاطمہ بی بی صاحبہ گجرات
۹۱۸	اشرف بیگم صاحبہ	۹۲۷	سلطان بیگم صاحبہ	۹۲۶	حکومت بی بی صاحبہ جالندھر
۹۱۹	رسول بی بی صاحبہ سیالکوٹ	۹۲۸	غلام فاطمہ صاحبہ	۹۲۷	غلام بی بی صاحبہ گورداسپور
۹۲۰	روشنی بی بی صاحبہ گجرات	۹۲۹	بورا صاحبہ	۹۲۸	عائشہ بی بی صاحبہ
۹۲۱	نیک بی بی صاحبہ	۹۳۰	منصور فاطمہ صاحبہ قادیان	۹۲۹	احمد بی بی صاحبہ جالندھر
۹۲۲	رحمت بی بی صاحبہ	۹۳۱	تاج بیگم صاحبہ لاہور	۹۳۰	مدرکس صاحبہ گورداسپور
۹۲۳	بیگم بی بی صاحبہ شیخوپورہ	۹۳۲	سید بی بی صاحبہ ضلع گوجرانوالہ	۹۳۱	زینب بی بی صاحبہ
۹۲۴	غلام سکینہ صاحبہ لائل پور	۹۳۳	راج بی بی صاحبہ ضلع گجرات	۹۳۲	زینب بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۹۲۵	سکینہ بیگم صاحبہ	۹۳۴	عائشہ بی بی صاحبہ سرگودھا	۹۳۳	نوابہ بیگم صاحبہ گجرات
۹۲۶	تاج بھری صاحبہ جویں	۹۳۵	غلام زہرہ صاحبہ	۹۳۴	غریزہ بیگم صاحبہ گورداسپور
۹۲۷	پنچا بی بی صاحبہ ضلع فیروزپور	۹۳۶	نعت بی بی صاحبہ گجرات	۹۳۵	حسین بی بی صاحبہ
۹۲۸	نواب بیگم صاحبہ گجرات	۹۳۷	آمنہ بی بی صاحبہ	۹۳۶	نذیر بیگم صاحبہ امرتسر
۹۲۹	فضل بیگم صاحبہ	۹۳۸	سلیمہ بی بی صاحبہ	۹۳۷	رسول بی بی صاحبہ گوجرانوالہ
۹۳۰	آمنہ بی بی صاحبہ	۹۳۹	نعمت صاحبہ فیروزپور	۹۳۸	بنت غلام محمد صاحبہ گورداسپور
۹۳۱	مبارکہ بیگم صاحبہ لائل پور	۹۴۰	مسماۃ نور مجیبہ ضلع گجرات	۹۳۹	حبیبہ بی بی صاحبہ گورداسپور
۹۳۲	حاکم بی بی صاحبہ گورداسپور	۹۴۱	راج بھری صاحبہ	۹۴۰	غلام فاطمہ صاحبہ ملتان
۹۳۳	برکت بی بی صاحبہ امرتسر	۹۴۲	نور اللہ صاحبہ گوجرانوالہ	۹۴۱	غلام فاطمہ صاحبہ سیالکوٹ
۹۳۴	میرہ سلیمہ خاتون صاحبہ	۹۴۳	سارہ بی بی صاحبہ	۹۴۲	بھاگن صاحبہ







میرا ایک مکان واقعہ چوڑا دل بخت کت میری برادر کلال موجود ہے۔ اس کی جو قیمت میرے حصہ میں آئیگی۔ اس کا پہلے حصہ میں اپنی زندگی میں داخل خواہ نہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دینا اس وقت میری اور کوئی جائداد نہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا ہو جائے۔ تو اس کے پہلے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اس وقت میں سرگودھ کیٹیج کا ملازم ہوں۔ اور مجھ کو مبلغ ۵۰ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے اپنی ماہوار تنخواہ کے پہلے حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور ماہ بڑا ادا کرتا ہوں گا۔ فقط۔ العبد۔ فضل دین ولد محمد بولٹا موہی نہ کور۔ گواہ شہداء خوشی ماسکی بقدر خود۔ گواہ شہداء۔ محمد عبد اللہ میاں سب انجمن احمدیہ سرگودھا

۱۳۵۵ھ۔ منکھ جہدار شیر محمد خاں ولد رحیم بخش خاں قوم راجپوت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن رام گڑھ سرداران ڈاکا نہ خاص ضلع لدھیانہ۔ آج مورخہ ۱۳۵۵ھ بقائمی ہوش و حواس باجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ وغیرہ منقولہ نہیں ایک مکان رہائشی پختہ واقع رام گڑھ سرداران تحصیل و ضلع لدھیانہ میں میرے والد صاحب کی ملکیت ہے۔ جس کا واحد مالک ان کے بعد میں ہوں گا۔ میرا لڑا ہ اس وقت میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۱۱۵ روپیہ ماہوار ہے۔ اس کا پہلے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدی قادیان کرتا ہوں اور آئندہ بھی اپنی ماہوار آمد کا پہلے حصہ تادم ذیست انشاء اللہ ادا کرتا ہوں گا۔ اور اگر میری وفات پر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی پہلے حصہ کی مالک انجمن نہ کور ہوگی۔ فقط مورخہ ۱۳۵۵ھ سردار شہداء۔ العبد۔ جہدار شیر محمد خاں ایم ٹی ڈی پو چک لالہ راولپنڈی۔ گواہ شہداء۔ محمد رشید امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ گواہ شہداء۔ غلام محمد اختر۔ احمدی سٹاٹ دار ڈون نارنگ ویرن ریلوے راولپنڈی۔

۱۳۸۹ھ۔ منکھ سلمہ بی بی زوجہ محمد ابراہیم قوم دار عمر تخمیناً ۲۵ سال بیعت اللہ ساکن دولت نگر ڈاکا نہ خاص تحصیل ضلع گجرات پنجاب آج مورخہ ۱۳۸۹ھ بقائمی ہوش و حواس باجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرتبہ کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے پہلے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بہم وصیت داخل یا حال کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی میری موجودہ جائداد صرف میرا زیور جو مجھے حق مہر میں ملا ہوا ہے قیمتی تخمیناً مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ العبد۔ سلمہ بی بی زوجہ محمد ابراہیم پورٹ میں لالہ پوری۔ گواہ شہداء۔ محمد ابراہیم خاندانہ موہیہ۔ گواہ شہداء۔ فضل احمد اے۔ ڈی۔ آئی گھایاں ضلع گجرات ۱۳۸۹ھ

# اندھیرے گھر کا چراغ

کبیلہ اولادوں نعمت غیر مترقبہ 395

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل کر جاتا ہو اس مرض کو عوام اطفر کہتے ہیں۔ طیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان اس کی علاج کرتے ہیں۔ یہ نہایت ہی متعدی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دیے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولاکریم ہر ایک کو اس سوزی بیماری سے محفوظ رکھے آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دو خانہ معین الصحت نے استاد الکریم حضرت نور الدین شاہی طیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۱ء سے پبلک میں شائع کیا اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دو خانہ کیلئے رجسٹرڈ کرایا تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ جب اطفر مولانا استاد الکریم نور الدین شاہی صاحب کا مجرب نسخہ ہے یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں صرف دو خانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحبان بچے ہو چکے ہیں۔ جب اطفر کے استعمال سے بچہ زمین خوبصورت۔ تندرست۔ اطفر سے محفوظ پیدا ہو کر یوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگو کر استعمال کر اگر قدرت خدا کا شکر کریں۔ قیمت فی تولہ ۱۰۰ روپے۔ مکمل خوراک ۱۱۰ تولہ ۱۰۰ روپے کچھ کم منگو اسنے پر علاوہ محصول۔ نصف منگو اسنے پر صرف محصول معاف۔ نوٹ۔ ہر ایک دو خانہ میں ہر ایک قسم کی مجرب ادویہ امراض زمانہ و مردانہ بچوں اور آنکھوں کے لئے تیار ملتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیمار کا مفصل حال تحریر کیا جائے۔

۱۰ المشاقہ۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دو خانہ معین الصحت قادیان

# بعض برائے قطعہ ارضی قابل فروخت

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں بعض اچھے اچھے موقع کے قطعہ قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دارالعلوم میں نصرت گراں سکول اور تعلیم اسلام ہائی سکول کے درمیان جو اس وقت رعایتی شرح سے نہایت ارزان نرخ پر فروخت ہو رہے ہیں یعنی بڑی سڑک پر بجائے منکھ کے محلہ فی مرلہ۔ اور اندرون محلہ بجائے محلہ کے محلہ فی مرلہ۔ محلہ دارالفضل میں ریلوے روڈ پر منکھ کے قریب۔ مسجد کے قریب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب۔ جن میں بعض قطعہات کے چاروں طرف گتے ہیں۔ اور آبادی کے وسط میں واقع ہیں۔ تفصیلات اور ان کی قیمتیں بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کی جاسکتی ہیں۔

۱۰ المشاقہ۔ محمد احمد مولوی فاضل (پرسر مولوی محمد اسماعیل صاحب) قادیان

احمدیہ پریس امرتسر

میں ہر قسم کی لکھائی چھپوائی کا تمام نہایت عمدہ اور بارعایت ہوتا ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

۱۰ المشاقہ

منجرا محمدیہ پریس کٹر جمیل سنگھ امرتسر

اندرون شہر میں ایک باموقع مکان کی فروخت

ایک مکان پختہ چار کمرے کے رقبہ میں بنا ہوا ہے جس پر بالائی منزل بھی ہے۔ شہری طرز کا تعمیر شدہ ہر ایک قسم کی ضروریات مہیا ہے۔ مسجد اقصیٰ۔ مسجد مبارک دونوں بالکل قریب ہیں۔ کوچہ مغلاں میں واقع ہے۔ جو صاحب لینا چاہتے ہوں۔ خود یا کسی معتبر کے ذریعہ دیکھ کر قیمت کا فیصلہ کر لیں۔ تفصیل حالات بذریعہ خط و کتابت دریافت کی لیں

چوہدری اللہ بخش مالک اللہ بخش سلیم پریس قادیان

ریشم۔ شر۔ ٹاسہ۔ کوندی۔ سلک۔ سرسبز۔ سوتی سرنگ میں۔ جب آرڈر فریدالان دی شہداء انگلیاں۔ پکڑا۔ پکڑی احمدیہ کور۔ ساڑھی قمیض۔ کوننگ وغیرہ تیار کیا جاتا ہے۔

احمدیہ ویونگ فیکٹری قادیان۔ پنجاب



# ہندوستان اور مسکیت کی خبریں

سرچین لال سیتلواڑ لبرل ایڈرنے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ یہ اس نہایت افسوسناک ہے کہ ہندو دھارما ڈاکٹر رینجی کی قیادت میں جانتا سلیکٹ کمیٹی کے سامنے شہادت دینے کے لئے ایک ایسا وفد بھیج رہی ہے۔ جس کے بعض اراکے فرقد دارانہ اعلان کے اور بعض علیحدگی سندھ کے مخالفت میں اس وقت اگر فرقد دارانہ فیصلہ کو پھر چھیرا لگایا تو اصل آئینی مسئلہ کو سخت نقصان پہنچے گا اندیشہ ہے۔ اسی طرح علیحدگی سندھ کا مسئلہ چھڑنے کا یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ سندھ میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ اکثریت کا فرض ہے کہ وہ اقلیتوں کا اعتماد اور خوش اعتقادی حاصل کرنے کے لئے فریقہ داری سے انہیں بعض مراعات عطا کر دے اور ان کے مطالبات کو منظور کر لے۔

کاشمیر میں یہ افواہ ہے کہ حکومت ایران نے مسلمانوں کو اسلحہ اور مال کی امداد دینے کا تعین دلایا ہے۔ ان حالات میں امید کی جاتی ہے کہ مسلمان عسکریت پسین ترکستان میں ایک طاقت ور اور مستحکم حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ یروشلم کے مفتی اعظم سید امین الحسینی اور سرائیکی مفتی محمد علی پاشا سابق وزیر حکومت مصر اور وفد فلسطین کے دیگر ارکان یکم جون کو کراچی پہنچ گئے۔ ایسوسی ایٹ پریس کے نمائندہ سے وفد کے ارکان نے کہا کہ انہوں نے مقرر اسلامی کے فیصلہ کے مطابق ایک بین الاقوامی مسلم یونیورسٹی کے قیام کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ مسلمان علوم میں بہت پیچھے ہیں مجوزہ یونیورسٹی کے چار کالج انجینئرنگ۔ طب زراعت اور دینیات کے متعلق ہونگے۔ عمارتوں اور سامانوں کے لئے ایک لاکھ نوے ہزار پونڈ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ دیگر اخراجات اس کے علاوہ ہونگے۔ وفد کے ارکان چندہ جمع کرنے کے لئے ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں۔

مہاراجہ الور۔ شملہ کی ایک اطلاع کے مطابق ۱۲ جون کو بعزم یورپ جہاز پر سوار ہو جائیں گے۔

سری نگر میں اسمبلی کو شیخ محمد عبداللہ اور ان کے ہمراہی بد امنی پھیلانے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے۔ ریا نے اعلان کیا ہے کہ گرفتاری کے بعد مات کے دس بجے ایک ہجوم نے امیر اکمل پر آمدورفت روک دی۔ پولیس نے ہجوم کو

پھیلے دیکھلا۔ جس پر ہڑت سے پتھر برسائے گئے۔ اور میں تیس کے درمیان اشتباہ شدہ زخمی ہو گئے اس کے بعد دوسواشتی میں کے ہجوم نے رات کو گیارہ بجے دسواٹھم کی کوٹھی پر مظاہرہ کیا۔ اس ہجوم کو تو باسانی منتشر کر دیا گیا لیکن پھر کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کر کے امیر اکمل کو عبور کرنے کی کوشش کی جس پر فوج نے گولی چلا دی۔ اور تین چار اشتباہی زخمی ہو گئے۔ یکم جون کو بھی ایک مقام پر فوج نے گولی چلائی جس سے ایک شخص ہلاک اور متعدد مجروح ہو گئے۔

اعلیٰ حضرت شہریار دکن نے انجمن عوامی اسلام ناگ پور کو آٹھ خزانہ سوردیہ کا غلیہ مرحمت فرمایا ہے۔

تعلیم نسواں کے متعلق پنجاب گورنمنٹ کی خیالہ رپورٹ مکتبہ سائنس سے ظاہر ہے کہ پنجاب میں تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں کی تعداد میں ۴۳ فیصدی اضافہ ہوا ہے۔

میں سکولوں کی تعداد ۱۳۷ سے ۳۲ ہو گئی۔ اور ان میں طالبات کی تعداد ۲۸۰۵ سے ۲۲۶ تک پہنچ گئی ہے۔ لڑکیوں کی تعداد ۸۸ سے ۱۳۰ ہو گئی اور ان میں تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں کی تعداد ۱۴۳۲ سے ۲۶۹۵ تک پہنچ گئی ہے۔

زنانہ کالجوں کی ایک تک میرٹ دو ہے۔ علاوہ ان کے ۳۳ لڑکیوں کے کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اس خبر کی تردید کی ہے کہ اگر برصغیر روس کی در آمد سے پابندیاں اٹھائے۔ تو برصغیر قیدیوں کو رہا کر دیا جائیگا۔

مکمل شہر پرانے اس بنا پر استعفیٰ داخل کر دیا ہے کہ وہ اندین سول سروس کے سب سے زیادہ پرانے کارکن ہیں۔ گوئرنمنٹ کی انتظامیہ کونسل میں ایک جگہ خالی ہونے پر انہیں کونسل کا رکن نہیں بنایا گیا حالانکہ ان کا حق تھا۔ آپ جو خالی میں اپنے عہدے کا چارج دے دیں گے۔

جنگل گورنمنٹ کی اطلاع ہے کہ ریاست میں سروس میں اچھوت اداریوں کے ایک وفد کو دیوان میونسپلٹی کی قانونی اور ریگرو کا وٹوں کی وجہ سے اچھوتوں کے مندرجہ میں داخلہ کے متعلق سرکاری اعلان جاری نہیں کیا جاسکتا۔

گورنمنٹ ہند نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں دائرہ میں مشینوں کے مالکوں کو تنبیہ کی ہے کہ اگر ان کو دائرہ میں مشین پر کوئی ایسی خبر موصول ہو جو عام پبلک کے لئے ہند تو وہ اس کو کسی پر نظر نہ کریں۔ ورنہ ان کو دہی منادی جاتی جو انڈین ٹیل گراف کوڈ کے ماتحت ہر شخص کو دی جاتی ہے جو کسی سرکاری تار کے ممبر کو فاش کرتا ہے۔ گورنمنٹ نے لکھا ہے کہ چونکہ دائرہ میں مشین کا دائرہ عمل وسیع ہو گیا ہے

اس لئے ضروری ہے کہ معاملات میں رازداری سے کام لیا جائے اور مالک اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔

انجمن ریلوے امیر لڈ لندن نے لکھا ہے کہ حال ہی میں انگلستان میں تین عجیب و غریب واقعات ہوئے۔ ایک شخص نے اپنی بیوی اور دو بچوں کے تبادلہ میں ایک موٹر سائیکل لئے۔ ایک اور شخص نے پانچ خشک ہفت پر اپنی بیوی ایک شخص کو کرایہ پر دے دی۔ اور تیسرا واقعہ یہ ہے کہ دو شخص نے چھ ماہ کے لئے اپنی بیویاں بدل رکھی ہیں۔ مذہبی پابندیوں سے آنادی کے یہ شرمناک نتائج ہیں۔

حکومت جرمنی نے ۲ جون کو ایک نیا قانون پاس کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ملک سے بیکاری دور ہو اس کے رو سے آئندہ طور توں کو پبلک سروس میں شریک دیا جائیگا۔ تاکہ وہ گھر کے کام کاج سنبھال سکیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ ملازمین جن پر وہ قبضہ کر چکی ہیں مردوں کے لئے خالی رہ جائیں۔ اس قانون کی چند دفعات یہ ہیں۔ ۱۔ جن گھروں میں عورتیں ہی خانہ داری کا کام کریں گی۔ ان کے

بہرہ بردوں پر گیس کم لگایا جائیگا۔ ب۔ گورنمنٹ ان لوگوں کو جو خرابی کرتے وقت یہ اقرار بھی کریں کہ ان کی بیویاں گھر کے کام کاج کریں گی۔ اور ملازمتوں کی طرف نہیں جائیں گی۔ ایک ہزار مارکس (جرمن سکہ) بغور امداد دے گی۔ ج۔ غیر شادی شدہ مردوں اور عورتوں سے زیادہ ٹیکس وصول کیا جائے گا۔

سری نگر سے ۳ جون کی سرکاری اطلاع ہے کہ شہر کی حالت تشویشناک ہے۔ چالیس فوجی سپاہی گشت کر رہے تھے۔ کہ لوگوں کے پتھر برسائے سے زخمی ہو گئے۔ گزشتہ رات ۹ بجے خالی خانے کے گئے مگر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ رات کے ڈیڑھ بجے پھر فوجی اور ملٹری کو فائر کرنے پر

اٹھا کر تارنگہ اور سرسہمتہ آرمی سٹروں کو شہر کا انچارج مقرر کر دیا گیا ہے اور ایک طرح کا نیم مارشل لا جاری کر دیا گیا ہے۔ مقررہ رقبہ میں بغیر اجازت نامہ کوئی نہیں جاسکتا سری نگر سے شائع ہونے والے تمام اخبارات حکماً بند کر دئے گئے ہیں۔

یونٹری فکلیج کرنال کے ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف دیوانی مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ کہ یہاں کے مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے کا حق نہیں۔ یعنی سب کچھ کرنال نے ۲ جون کو مسلمانوں کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا اور لکھا۔ کہ پرنڈری میں ۸۸ سالہ سے بوجھ افادہ موجود ہے۔ جس میں مسلمان گائے ذبح کرتے پے آئے ہیں۔

یونٹری فکلیج کرنال کے ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف دیوانی مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ کہ یہاں کے مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے کا حق نہیں۔ یعنی سب کچھ کرنال نے ۲ جون کو مسلمانوں کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا اور لکھا۔ کہ پرنڈری میں ۸۸ سالہ سے بوجھ افادہ موجود ہے۔ جس میں مسلمان گائے ذبح کرتے پے آئے ہیں۔

یونٹری فکلیج کرنال کے ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف دیوانی مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ کہ یہاں کے مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے کا حق نہیں۔ یعنی سب کچھ کرنال نے ۲ جون کو مسلمانوں کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا اور لکھا۔ کہ پرنڈری میں ۸۸ سالہ سے بوجھ افادہ موجود ہے۔ جس میں مسلمان گائے ذبح کرتے پے آئے ہیں۔

یونٹری فکلیج کرنال کے ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف دیوانی مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ کہ یہاں کے مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے کا حق نہیں۔ یعنی سب کچھ کرنال نے ۲ جون کو مسلمانوں کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا اور لکھا۔ کہ پرنڈری میں ۸۸ سالہ سے بوجھ افادہ موجود ہے۔ جس میں مسلمان گائے ذبح کرتے پے آئے ہیں۔

یونٹری فکلیج کرنال کے ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف دیوانی مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ کہ یہاں کے مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے کا حق نہیں۔ یعنی سب کچھ کرنال نے ۲ جون کو مسلمانوں کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا اور لکھا۔ کہ پرنڈری میں ۸۸ سالہ سے بوجھ افادہ موجود ہے۔ جس میں مسلمان گائے ذبح کرتے پے آئے ہیں۔

یونٹری فکلیج کرنال کے ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف دیوانی مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ کہ یہاں کے مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے کا حق نہیں۔ یعنی سب کچھ کرنال نے ۲ جون کو مسلمانوں کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا اور لکھا۔ کہ پرنڈری میں ۸۸ سالہ سے بوجھ افادہ موجود ہے۔ جس میں مسلمان گائے ذبح کرتے پے آئے ہیں۔